رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۴ - دسمبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۹ صفر ۱۳۳۶ ہجری | نمبر ۴۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔ مرد اور عورتوں میں روزانہ درس ہوتا ہے۔ سورہ ہود شروع ہے۔ ارادہ کیا گیا ہے کہ درس قرآن کے مختصر نوٹ ہدیہ احباب کئے جایا کریں چنانچہ آج کے اخبار میں دو صفحوں پر درج کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ ایک بہت مشکل اور بڑا نازک کام ہے۔ اس لئے ہم گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر ان نوٹوں کے مرتب کرنے میں کوئی غلطی یا فروگذاشت پائی جائے۔ تو اسے ہماری ذات کی طرف منسوب کیا جائے۔ اور اس کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔ سہو تحریر اور نقص فہم بشریت کے لوازمات میں سے ہیں اور ان سے بری ہونے کا ہمیں دعوٰی نہیں ہے۔ اس لئے اپنی غلطی کی ہم بڑی خوشی سے اصلاح کرنے پر آمادہ ہیں اور مزید براں شکر گذار بھی ہونگے۔

اخبار احمدیہ

بنگال احمدیہ پراونشل کانفرنس

۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ اکتوبر کو اس کانفرنس کا برہمن بڑیہ میں انعقاد ہوا۔ قریباً ۳۰۰ بھائیوں نے شرکت کی۔ پروفیسر مولوی عبداللطیف صاحب مولوی مبارک علی۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ مولوی حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ مولوی رئیس الدین اوف میمن سنگھ مولوی غیاث الدین صاحب۔ حضرت مولانا مولوی عبدالواحد صاحب اور مولوی ابوالہاشم خاں کی تقریریں ہوئیں۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے علاوہ پریزیڈنشل تقریر کے اور بھی متعدد وعظ کئے۔ مولوی قاضی نعیم الدین والد مولوی ظل الرحمٰن (بنگالی) نے نہایت موثر تقاریر کیں۔ ریزولیوشنوں میں مرکز قادیان کے ساتھ تعلق چندہ کی باقاعدگی۔ احمدی بچوں کی تعلیم کے متعلق تجاویز پاس ہوئیں۔ مدرسوں و مکتبوں کا فنڈ جاری کیا گیا۔ صوبہ کی انجمن کے عہدہ دار منتخب ہوئے۔ تمام اثر خدا کے فضل سے نہایت عمدہ ہوا۔

(چودھری) ابوالہاشم خاں ایم۔ اے۔

انجمن احمدیہ فیروز پور کا سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۴ و ۲۵ نومبر ۱۹۱۷ء

جناب منشی فرزند علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے جلسہ کا اشتہار علاوہ ان تمام جماعتوں کے۔ جو جماعت فیروز پور کے ساتھ ملحق ہیں۔ لدھیانہ اور لاہور کی جماعتوں کو بھی بھیجا تھا لدھیانہ سے مولوی عبدالقادر صاحب تشریف لائے۔

جلسہ ۲۴۔ نومبر ہفتہ کے روز شروع ہوا۔ پہلے اجلاس میں غیر احمدی کم تھے۔ مولانا روشن علی صاحب نے ختم نبوت پر نہایت پرزور تقریر کی۔ دوسرے اجلاس میں وفات مسیح پر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ شام کا اجلاس بہت زیادہ پررونق تھا۔ جس میں حافظ روشن علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت میں تقریر فرمائی۔ سب اجلاسوں میں سوال وجواب بھی ہوتے رہے۔

۲۵۔ نومبر کو جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب کا لیکچر حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کے حقیقی مذہب کے متعلق ہوا۔ رونق اچھی تھی۔ گو سکھ بہت تھوڑے آئے۔ خاتمہ پر سوال وجواب ہوئے۔

جلسہ ابھی برخاست نہیں ہوا تھا۔ کہ مولوی محمد علی لکھوکے والے۔ اور شیر نواب قصوری آئے کہ ہمیں کل کے مضامین پر جرح کرنے دو۔ انہیں سمجھایا گیا کہ کل کے مضامین پر کل جرح کرنی چاہئے تھی۔ اور آج کے مضامین پر آج کرو۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور چلے گئے۔ آخر پروگرام میں تبدیلی کر کے رات کا وقت ان کو مباحثہ کے لئے دیا گیا۔ مباحثہ خدا کے فضل سے نہایت عمدگی کے ساتھ ہوا۔ حاضرین کی تعداد سب اجلاسوں سے زیادہ تھی۔ مباحثہ دو گھنٹہ کی بجائے ڈھائی گھنٹہ تک ہوا۔ حافظ روشن علی صاحب نہایت وضاحت کے ساتھ مطالب بیان فرماتے تھے۔ مولوی محمد علی بھی شائستگی اور تہذیب کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ ۲۵۔ نومبر کو حافظ صاحب نے مستورات میں وعظ فرمایا۔ جلسہ بحمد اللہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

عراق عرب

برادرم محمد عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ اس جگہ محرم کے دنوں میں عرب کے لوگوں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ ماتھے کے اوپر سے تھوڑے سے بال کترا کر وہاں مٹی لگا لیتے ہیں اور بازو پر جہاں چیچک کے ٹیکے کا نشان ہوتا ہے نشتر سے خون نکالتے ہیں۔ پھر ماتم اس شدت سے کرتے ہیں جس کی حد نہیں۔ حضرت قاسم کی ڈولی اور حضرت امام حسین کی لاش بنا کر سر علیحدہ کرتے۔ اور جیسا کہ پر وہ کبوتر بیٹھا۔ کر کے لئے پھرتے۔ اور ماتم کرتے ہیں۔ ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایک طرف کے لوگ یزیدی بنتے ہیں۔ اور دوسری طرف کے امام حسین کے ساتھی۔ پھر لڑائی کرتے ہیں۔ اس میں اگر کوئی مر بھی جائے۔ تو کچھ مضائقہ نہیں ہوتا۔ ایک عرب سے میں نے کہا۔ ایسا کرنا تو اسلام کے خلاف ہے۔ اس نے کہا کہ یہ واقعہ رسول کریم کی وفات کے بعد کا ہے۔ اگر آپ کی زندگی میں ایسا ہوتا تو آپ بھی ایسا ہی کرتے۔

تبلیغی دورہ

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۵۔ نومبر سے دورہ پر ہیں۔ اور ضلع امرتسر سے دورہ شروع کیا ہے۔ ملا نوالہ۔ جستروال۔ اوٹھیاں اجنالہ وغیرہ مقامات میں گشت کی۔ آپ کا دورہ ۱۲۔ دسمبر تک ختم ہوجائیگا

درخواست دعا

کٹک سے سید غلام احمد صاحب محمد فضل کریم صاحب سید فیاض الدین صاحب۔ سید عبد الحق صاحب لکھتے ہیں کہ وہ فائنل امتحان میں شامل ہوتے ہیں ان کی کامیابی کے لئے اور سید عزیز الرحمن صاحب صاحب قادیانی کی اہلیہ سخت بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی بھی جائے۔

ولادت

برادرم بابو وزیر محمد صاحب لاہور کے ہاں خدا کے فضل وکرم سے ۲۴۔ نومبر لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب اس مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرماویں۔

نماز جنازہ

مولانا کرم داد صاحب دوالمیال کی والدہ صاحبہ جن کی عمر ۹۰ سال تھی اور مخلص احمدیہ تھیں فوت ہوگئیں۔ نیز منشی عبد الصمد خان صاحب کٹکی کلکتہ سے لکھتے ہیں کہ ان کا لڑکا اور چودھری غلام رسول صاحب سکنہ گنگولیاں کی ہمشیرہ رسول بی بی فوت ہوگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی قرآن دانی

دہلی میں مولوی صاحب ختم نبوت کے متعلق بیان فرما رہے تھے کہ درمیان میں عصمت انبیاء کا ذکر بھی آگیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ انبیاء کی شان میں تو خدا نے فرمایا ہے کہ

لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون

اگرچہ میں مخاطب نہ تھا۔ لیکن میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب کہیں یہ آیت ملائکہ کے متعلق تو نہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ سوال مجھ سے اس وقت کرنا تھا جب میں نے مضمون عصمت انبیاء ریویو کے اندر اسی آیت کو انبیاء کے متعلق پیش کیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ مولوی صاحب نے اس آیت کو عصمت انبیاء میں پیش کیا ہے یا نہیں۔ اس لئے میں نے کہا کہ مولوی صاحب مجھے تو اس کا علم نہیں۔ لیکن آپ مہربانی کر کے بتا دیں۔ کہ کیا یہ آیت انبیاء کے متعلق ہے یا ملائکہ کے متعلق۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ آیت انبیاء ہی کے متعلق ہے۔

باوجود متوجہ کئے جانے کے مولوی صاحب کا اس آیت کو ملائکہ کی بجائے انبیاء کے متعلق اپنے اور بیگانوں کے اندر بار بار بیان کرنا ظاہر کرتا ہے کہ یا تو مولوی صاحب اس آیت کو جانتے ہی نہیں۔ اور یا یہ کہ منہ سے ایک بات گھبراہٹ میں نکل گئی تھی۔ لیکن بجائے غلطی کا اقرار کرنے کے مولوی صاحب غلطی پر اڑ بیٹھے۔ بہرحال یہ غلطی ہر پہلو سے مولوی صاحب کے دعوے قرآن دانی کو توڑنے والی ہے۔ (عمر الدین احمدی از دہلی)

رسالہ قبولیت دعا کا دوسرا ایڈیشن

قبولیت دعا کے وہ طریق جو گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے تھے رسالہ کی صورت میں چھاپے گئے تھے مگر ہاتھوں ہاتھ نکلنے کے باعث ایک عرصہ سے نایاب تھے۔ اب دوبارہ چھپ رہے ہیں۔ چونکہ کاغذ وغیرہ بہت گراں ہے۔ اس لئے تھوڑی تعداد میں ہی چھپوائے جائیں گے۔ احباب جتنے رسالے لینا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً اطلاع دیں۔ کاغذ پہلے کی چھپائی سے بھی اچھا لگایا گیا ہے اور لکھائی چھپائی میں بھی خاص احتیاط کی گئی ہے۔ قیمت فی رسالہ ۳؍ ۲۰ یا اس سے زیادہ منگوانے والے سے ۲؍ فی رسالہ قیمت لی جائیگی۔ منیجر احمدیہ بک ڈپو قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان ۴ - دسمبر ۱۹۱۷ء

سالانہ جلسہ کا انعقاد

اقوام دنیا کے اجتماع آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہر قوم اپنا کوئی نہ کوئی نصب العین رکھتی ہے۔ جس کے لئے ان کی کوششیں وقف ہوتی ہیں۔

ہمارا بھی ایک مقصد ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلام دنیا میں پھیل جائے۔ اور اس کا حقیقی چہرہ دنیا کو نظر آجائے اور وہ نور جو آسمان سے عین وقت پر نازل ہوا ہے۔ دنیا اس کی چمک دیکھ پائے۔ اس لئے سال میں ایک دفعہ ہماری جماعت کا بھی جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں دور دراز کے احمدی احباب جمع ہوتے ہیں

مذہب کے استحکام کی تجاویز سوچتے اور ان پر عمل کرنے کے لئے سرگرمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنے مذہب کے خلاف جن لوگوں کو کوشش کرتے دیکھتے ہیں ان کے مقابلہ کے سامان مہیا کرتے۔ اور ان سامانوں کو کام میں لانے کے لئے بیش از بیش مستعدی کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے مل کر محبت و الفت کے جذبات کو بڑھاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتین من کل فج عمیق کا نظارہ دیکھ کر اپنے ایمان و ایقان کو مضبوط اور تازہ کرتے ہیں۔ اپنے پیارے اور سب سے عزیز مسیح موعود کے نشانات کو دیکھ کر اور "زمین قادیان" کو "ہجوم خلق" سے "ارض حرم" پاکر خاص لذت اور سرور حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے آقا اور شارع کے ارشادات ایمان پرور سن کر سستی اور کاہلی کے گرد و غبار سے اپنے دامن کو پاک و صاف کرتے ہیں۔

پس ہمارے جلسہ کا مقصد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے برگزیدہ خلفاء کے اقوال سے ثابت ہے۔ یہی ہے کہ تمام جماعت احمدیہ اجتماع کی برکات سے متمتع ہو۔ اور چونکہ اسلام نے اجتماع کو ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا ہے۔ اور اس سے جس قدر فوائد اور منافع حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک عرصہ کے تجربہ سے اچھی طرح آگاہ اور واقف ہے۔ اس لئے ضرورت نہیں کہ جماعت احمدیہ کو اجتماع کی برکات سے آگاہ کیا جائے۔ کیونکہ اگر ہماری جماعت برکات اجتماع سے واقف نہ ہوتی۔ تو آجتک جس قدر جلسے ہو چکے ہیں وہ ظہور پذیر نہ ہوئے ہوتے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے مرکز میں اس قدر جلسوں کا ہونا اور ہر جلسہ میں پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں احباب کا شامل ہونا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہماری جماعت قومی اجتماع سے خوب واقف ہے۔ اور اس کی یہ واقفیت دن بدن زیادہ وسیع ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک سالانہ جلسہ سے دوسرے جلسہ کے درمیانی عرصہ میں کثیر التعداد نئے احباب داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوتے ہیں۔ اور ان کا اس سالانہ اجتماع میں شامل ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہمیشہ اس امر کی داعی رہتی ہے کہ ہر سال ان فوائد کا جو اجتماع سے وابستہ ہیں اعادہ کیا جائے۔ سب سے پہلا سوال جو ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ قادیان میں کیوں آئیں؟ اس کا جواب مختصر تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے۔ پھر یہ کہ اگر ہم سلسلہ کے مرکز میں نہ آئیں تو کوئی ذریعہ نہیں جس سے جماعت کی اہمیت۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا وہ عظیم الشان ثبوت نظر آسکے۔ جس کے متعلق آپ نے آج سے قریباً نصف صدی پہلے خدا کی طرف سے مامور ہو کر ایک آواز بلند کی تھی۔ پھر چونکہ اتحاد اور یکجہتی کی بنیادوں کو استوار کرنا جماعت کی مضبوطی اور پختگی کا باعث ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک کسی وقت خاص پر مرکز میں احباب مجتمع نہ ہوں۔ اس لئے سالانہ جلسہ میں شمولیت نہایت ضروری ہے۔ اور ہر ایک احمدی کو اپنے اوپر فرض سمجھنی چاہیئے۔

سب سے بڑی اور ضروری غرض ہمارے اس سالانہ اجتماع کی یہ ہے کہ ہمیں اپنے امام کی طرف سے آئندہ طرز عمل کے متعلق جو احکام دیئے جائیں۔ ان کو گوش ہوش سے سنیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش و سعی کریں یہ احکام و ہدایات نہ صرف ہمارے دنیوی معاملات کے متعلق ہوتی ہیں۔ بلکہ اس دینی فرض اور ذمہ داری کے متعلق بھی ہوتی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ہم پر عاید ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا میں صداقت اور راستی۔ حق و حکمت پھیلانا۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کا پیغام لوگوں کو سنانا ہے اس سے اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ کہ جلسہ پہ آنا ہر ایک احمدی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔

غرض ازیں قبیل بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جو جلسہ میں شمولیت کی بدولت حاصل ہو سکتی ہیں۔ لیکن امید ہے کہ احباب ان سے ناواقف نہیں ہونگے۔ اس لئے ان کی تفصیل میں پڑنے کی بجائے۔ ہم ایک اور نہایت ضروری امر کی طرف احباب کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اور وہ جلسہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ اس کے متعلق ہم کسی گذشتہ پرچہ میں بھی لکھ چکے ہیں۔ لیکن چونکہ جلسہ کی تیاری کے لئے بہت تھوڑی مدت رہ گئی ہے اور انتظام بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اس لئے پھر گذارش کرتے ہیں۔

اس سال جلسہ کے اخراجات کا اندازہ ساڑھے چار ہزار روپے لگایا گیا ہے۔ جس کا اس وقت مہیا ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ منتظمین جلسہ آسانی اور اطمینان کے ساتھ عمدہ اور اچھی اشیا خرید سکیں۔ علاوہ اس کام کے لئے جماعت ہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ اور روپیہ جمع کر کے صدر انجمن کے دفتر میں بھیج دینا چاہیئے۔

اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ ان اشیاء کی معہ وزن اور قیمت فہرست درج کی گئی ہے۔ جو گذشتہ سال جلسہ کے موقعہ پر خرچ ہوئی تھیں۔ اور اس کے شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ جو صاحب کوئی جنس اپنی طرف سے دینا چاہیں۔ وہ اس کے وزن اور قیمت

کا اندازہ لگا سکیں۔ اور جلدی روپیہ بھیجدیں۔ امید ہے احباب اس غرض کو پورا کرنے کی خاطر۔ اس فہرست کو نہایت توجہ سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ اور جو چیز دینا چاہیں گے۔ اس کے متعلق بہت جلدی منتظمین جلسہ کو اطلاع دینگے۔

خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو توفیق بخشے۔

صوبہ بہار کے فسادات کے مقدمے

کسی گذشتہ پرچہ میں ہم نے صوبہ بہار کے ان ہولناک فسادات کا مختصر ذکر کیا تھا۔ جو عید اضحیٰ کے موقعہ پر ہوئے۔ اور جن میں کثیر التعداد ہندوؤں نے مسلمانوں کے گھروں۔ جان ومال۔ اور ننگ وناموس کو تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا اب ان فسادات کے متعلق مختلف عدالتوں میں مقدمے ہو رہے ہیں۔ اور تقریبًا سولہ سو ملزموں کی گرفتاری کی خبریں آچکی ہیں۔ اور ابھی گرفتاری کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض گاؤں سے ابھی تک ملزم گرفتار ہوکر آرہے ہیں۔ اور پولیس پر نئے مجرموں کے نام وغیرہ کا انکشاف ہو رہا ہے۔ چونکہ افساد کے مقامات اور تاریخیں مختلف تھیں اس لئے مقدمات بھی ہر ہنگامہ کے متعلق عدالت کے سامنے جداگانہ پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب تک پانچ ہنگاموں کے متعلق پانچ مقدمے دائر عدالت ہو چکے ہیں۔ جن میں سے دو ضلع آرہ کے بعض مقامات سے وابستہ ہیں۔ ان کی سماعت ضلع آرہ کی عدالت نے زیر قانون تحفظ ہند شروع کی ہے۔ اور تین مقدموں کا ضلع گیا کے بعض دیہات سے تعلق ہے۔ جو عدالت گیا قائم شدہ زیر قانون تحفظ ہند کی سماعت میں آئے ہیں

عدالت آرہ کے سامنے پہلا مقدمہ ۲۸ ستمبر کی اس غارتگری کے متعلق پیش ہوا۔ جو ابراہیم پور وغیرہ تین گاؤں میں ہوئی۔ اس مقدمہ میں ۱۴ کے قریب مجرم ماخوذ تھے۔ جس کا فیصلہ ۲۰۔ نومبر کو عدالت آرہ نے صادر کرتے ہوئے۔ تمام ملزمین کو قصوروار قرار دیتے ہوئے۔ تین سال سے دس سال تک قید باشقت کی سزا دی ہے۔ اور ان کے دو سرغنوں مہتر لال وبکرم سنگھ کو عبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ نو مجرموں کو سات سات سال کے لئے جلاوطن کیا گیا۔ اور ایک مجرم کو ضعیف العمری کی وجہ سے صرف تین سال قید باشقت کی سزا دی ہے۔ باقی مجرموں کو پانچ پانچ سال قید بامشقت کی سزا ہوئی۔

کمشنران عدالت نے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ عدالت کو اس امر کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ ان بستیوں میں قربانی ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے جس میں کبھی مزاحمت نہیں ہوئی اور یہ بھی جتلا دینا ضروری ہے۔ کہ خان بہادر مولوی احمد علی خاں سب ڈویژنل افسر آرہ کے متعلق بہت غلط بیانیوں سے کام لیا گیا۔ جو سراسر بہتان ہیں۔ ہندوؤں نے اہل اسلام کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچایا۔ مساجد کو منہدم کیا۔ قرآن کریم کو پارہ پارہ کیا۔ اور تعجب ہے کہ مسلمان برابر قربانی کرتے رہے۔ مگر اس سے پیشتر کبھی مزاحمت ومداخلت نہیں کی گئی۔

دوسرا مقدمہ عدالت آرہ کے سامنے ۳۰۔ ستمبر کی غارتگری کے متعلق پیش ہے۔ جو قصبہ پیرو اور چند ملحقہ مواضعات میں ہوئی۔ اس مقدمہ میں ۵۰ مجرم بتائے جاتے ہیں۔ جن میں سے صرف ۴۳ عدالت کے روبرو پیش کئے گئے۔ باقی کو ابھی پیش نہیں کیا گیا۔ اگرچہ شہادت میں ان کا نام بھی شامل ہے اب شہادت ختم ہو چکی ہے۔ اور فیصلہ کا انتظار ہے۔

عدالت گیا میں سب سے اول پہاڑ بیگہ ضلع گیا کا مقدمہ پیش ہوا۔ جس کا فیصلہ عدالت نے صادر کر دیا ہے اس مقدمہ میں چھ ماہ سے زیادہ کسی کو قید بامشقت کی سزا نہیں ہوئی۔ راگھو سنگھ سرغنہ فساد کو بھی صرف چھ ماہ قید بامشقت۔ اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

غیر مبائعین کا ایڈریس اور پیسہ اخبار

غیر مبائعین کی طرف سے وزیر ہند کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا گیا ہے۔ اور جس میں انھوں نے بزعم خود اپنے آپ کو تمام جماعت احمدیہ کا قائم مقام قرار دیا اسکے متعلق پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ " یا تو اس وفد انجمن اشاعت اسلام لاہور کا تھا۔ جو مرزا غلام احمد صاحب کے پیرووں کے ایک دوسرے طبقہ یعنی مخالفین لیڈر قادیان کی مجلس ہے۔ جس طرح انجمن موید الاسلام لکھنؤ۔ یا علمائے دیوبند کے وفود اصلاحات کے متعلق مسلمانوں کے مذہبی پہلو کو روشنی میں لائے ہیں! ور ان کی دینی ضروریات کو ریپریزنٹ کرنے کی کوشش کی ہے اسی طرح لاہور کی اس انجمن سے بھی امید کی جا سکتی تھی کہ وہ اشاعت اسلام کے بارے میں کوئی امر نوٹس میں لائیگی۔ مگر یہ معلوم کر کے تعجب ہوا ہے کہ یہ بھی لیگ وکانگریس کی مشترکہ سکیم کی تائید کرنے گئی تھی۔ اس کے ایڈریس کے آٹھ پیراگرافوں میں سے آخری یعنی صرف آٹھواں پیرا یونہی سا طلبا و سرکاری ملازموں واہل مقدمات کو ادائیگی نماز کی اجازت دیئے جانے اور سرکاری ضروریات کے لئے مساجد ومقابر منہدم نہ کئے جانے کے متعلق تھا ایڈریس میں سونیادی امور کی تقدیم اور ان کو اس قدر وقعت اور زیادہ جگہ دینے سے گمان ہوتا ہے کہ حالانکہ ایڈریس بھی شاید پہلے ہندوستانی و پھر مسلمان ہونے کا ادعا رکھتے ہیں۔ چونکہ احمدی مذہب کے سرچشمہ قادیان کے احمدی مسلمان اور ان کے لیڈر اور ہندوستان میں دیگر ان کے ہم خیالوں اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے بعض اعتقادات میں فرق ہونے کی وجہ سے دونوں میں مخالفت ہے۔ اور بجائیکہ قادیانی جماعت کانگرس ولیگ کی سکیم اصلاحات سے خلاف کر چکی تھی۔ تو ممکن ہے کہ برعکس اس کے جماعت لاہور نے قادیانی احمدیوں کی مخالفت کے اصول کو نباہتے ہوئے سکیم مذکور کی تائید مناسب خیال کی ہو۔ باوجود دونوں پارٹیوں میں اس قدر اختلافات کے معلوم نہیں کہ ایڈریس میں لاہوری جماعت کا ہندوستان کے تمام احمدیوں کی نیابت کا دعوےٰ کہاں تک بجا ہو سکتا ہے۔

درس قرآن کریم

(کے نوٹ)

از افاضات سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی

سورۂ ہود رکوع ۳

۲۷- نومبر ۱۹۱۷ء

حضرت نوح کی بعثت خدا کی طرف سے جتنے لوگ ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ ایسے نشانات بھی ہوتے ہیں جن سے ان کے دشمن ہلاک کئے جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ انھیں قبول کرتے ہیں۔ ان کا درجہ خدا کے نزدیک بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور ان پر طرح طرح کے انعام ہوتے ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ ان کے آنے پر ایک حصہ پر تباہی بھی آتی ہے۔ اور انھیں ہلاک کیا جاتا ہے۔ یہاں انہی لوگوں کا ذکر ہے اور نوح کا واقعہ بیان کیا ہے۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۝ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ۝ کہ نوح کو ہم نے اپنی قوم کی طرف بھیجا۔ جسے انھوں نے کہا کہ انی لکم نذیر مبین۔ میں تمہاری موجودہ حالت کی وجہ سے تمھیں ڈرانے کے لئے آیا ہوں۔ اگر تم اپنی اصلاح نہ کروگے۔ تو ہلاک ہو جاؤگے۔ پھر حضرت نوح نے ان کو کہا۔ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں ڈرتا ہوں کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمھیں بڑا دکھ اور درد دینے والے دن کے عذاب میں مبتلا کیا جائیگا۔ یوم الیم کے متعلق لوگوں نے بڑے خیال دوڑائے ہیں کہ عذاب الیم تو ہو سکتا ہے۔ یوم الیم کس طرح ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک صاف بات ہے۔ عذاب تو انھیں لوگوں کے لئے الیم ہوتا ہے۔ جن پر آتا ہے۔ لیکن جس دن عذاب آیا ہوتا ہے۔ وہ بعد میں آنے والوں کے لئے بھی موجب عبرت ہوتا ہے۔ اور اس کی یاد ان کے رونگٹے کھڑے کر دیتی ہے۔

حضرت نوح کو ان کی قوم نے کیا کہا حضرت نوح کی یہ بات سن کر ان کی قوم کے ان لوگوں نے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ اور ان کے منکر تھے۔ تین جواب دیئے۔ اول یہ کہ ما نراک الا بشرا مثلنا تم میں ہم اپنی نسبت کوئی فضیلت نہیں دیکھتے۔ دوم یہ کہ وما نراک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرای جنہوں نے تمکو مان لیا وہ ہمارے نزدیک اراذل ہیں۔ اور ان کا اراذل ہونا کوئی ایسی بات نہیں کہ جس کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت ہو۔ بلکہ سرسری نظر سے دیکھنے والا بھی اس کی تصدیق کر لیتا ہے۔ یا

(ب) یہ کہ ان لوگوں نے تیری اتباع کی ہے۔ جو اراذل ہیں۔ اور اتباع بھی انھوں نے یونہی کر لی ہے۔ نہ کہ تحقیق کر کے۔ یا

(ج) انھوں نے اپنے نفع اور فائدہ کی خاطر اتباع کر لی ہے۔ ورنہ حقیقت میں ان کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دل سے وہ تمھیں نہیں مانتے۔ ان کا تیسرا جواب بظاہر بلا ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے جواب میں وہ حضرت نوح کو اپنے برابر کہہ چکے ہیں۔ اور ان کی اپنے اوپر کسی فضیلت کا انکار کر چکے ہیں۔ دوسرے جواب میں ان کے متبعین کو اپنے برابر ہی نہیں بلکہ اراذل قرار دے چکے ہیں۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ وما نری لکم علینا من فضل زائد معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے۔ پہلے جوابوں میں انھوں نے حضرت نوح کے استحقاق نبوت کی نفی کی ہے۔ کہ تم کو ہم پر کوئی ایسی فضیلت نہیں۔ جس سے تم نبی بنائے جاؤ۔ اور پھر اراذل کا ماننا بھی تمہارے نبی نہ ہونے کی علامت ہے۔ اس جواب میں انھوں دنیاوی حیثیت کے اعلیٰ ہونے کی نفی کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ہم نے مان لیا کہ تم میں کوئی پوشیدہ خوبی ہوگی جس کی وجہ سے تمھیں نبی بنایا گیا۔ اور یہ بھی مان لیا کہ تمہارے متبع اراذل نہیں۔ بلکہ شریف ہیں۔ لیکن اگر تم سچے نبی ہوتے تو چاہئے تھا کہ تمھیں اور تمہارے ماننے والوں کو کچھ نفع ملتا۔ کچھ دولت حاصل ہوتی۔ کوئی دنیاوی شان و شوکت حاصل ہوتی۔ لیکن ہم تو نہیں دیکھتے کہ تمھیں دنیاوی لحاظ سے ہی ہم پر کسی قسم کی فضیلت حاصل ہو گئی ہے۔ جب یہ بھی نہیں تو پھر تم سچے نبی کس طرح ہو سکتے ہو۔ بل نظنکم کذبین۔ یہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے ہم تم کو کاذب یقین کرتے ہیں۔

حضرت نوح کا جواب الجواب قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِہٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ اَنُلْزِمُکُمُوْھَا وَاَنْتُمْ لَھَا کٰرِھُوْنَ۝

اس آیت میں حضرت نوح نے ان کو جواب دیا ہے۔ اور عجیب طرح دیا ہے۔ یہ تو وہ ماننے ہی نہ تھے۔ کہ ان کو خدا کی طرف سے کوئی دلیل دی گئی ہے اس لئے حضرت نوح اگر یہ کہتے کہ میں خدا کی بینہ پر ہوں۔ تو وہ کہہ دیتے کہ ہم تو مانتے ہی نہیں۔ کہ تم خدا کی طرف سے ہو۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ خدا نے تم کو کوئی بینہ دی ہو۔ اس لئے انھوں نے نفظ ارأیتم سے کلام شروع کیا۔ کہا کہ فرض کر لو کہ میں اللہ کی طرف سے بینہ پر ہوں۔ اور یہ بھی فرض کر لو کہ خدا نے مجھے رحمت بھی دی ہو۔ اور یہ بھی فرض لو کہ وہ رحمت تمھیں نظر نہیں آتی۔ اور تم اس کو نہیں دیکھتے۔ تو بتلاؤ اس کے دیکھنے سمجھنے کا طریق کیا ہوگا۔ یہی نہ کہ تم غور کروگے۔ فکر کروگے کوشش کروگے۔ لیکن اگر تم میری باتوں سے نفرت کرو۔ اور مجھ سے دور بھاگو۔ تو پھر کس طرح دیکھ سکتے ہو۔ دیکھو وہ لوگ جنہوں نے مجھے مانا۔ غور کیا تو انھیں سمجھ آگئی ہے کہ مجھے خدا نے اپنی طرف سے بینہ اور رحمت دی ہے۔ اس لئے جب تم بھی ایسا ہی کروگے تو تمھیں بھی سمجھ آجائیگی۔ کہ واقعی میں خدا کی طرف سے ہوں۔

(۲۸- نومبر ۱۹۱۷ء)

حضرت نوح نے ان کے اعتراضوں کا جواب ایک ایسے رنگ میں دیا ہے۔ کہ وہ دشمن تھیں اور جوش میں آکر سننے سے ہی انکار نہ کر دیں۔ ایک اور طور پر بھی جواب دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ ان سے پوچھتے ہیں۔ تم جو یہ کہتے ہو۔ کہ تم میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔ بلکہ جھوٹ بنا لیا۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ میں نے جھوٹ کیوں بنایا ہے۔ اور اس کی مجھے

کیوں ضرورت پیش آئی ہے۔ اس کی کوئی وجہ تو ہونی چاہئے۔ دیکھو بلاوجہ اور بلاغرض تو کوئی انسان دوسرے انسان کے متعلق بھی جھوٹ نہیں بناتا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں نے خدا پر بلاوجہ جھوٹ بول کر کہدیا ہو۔ کہ اس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے پس تم اس کی وجہ بتلاؤ۔ کیا میں نے کبھی اپنی ذات کے متعلق تم سے کچھ مانگا۔ کہ تم یہ کہو کہ مال جمع کرنے کے لئے نبی بن گیا ہے اگر یہ وجہ نہیں تو پھر اور کیا ہے۔ میں نے تو تمھیں ہمیشہ یہی کہا ہے۔ یٰقوم لا اسئلکم علیہ مالا ان اجری الا علی اللّٰہ کہ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میرا خدا پر ہی بھروسہ ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ میں نے نبوت کا دعوےٰ کر کے تم سے دشمنی سہیڑلی ہے۔ وما انا بطارد الذین آمنوا کو اس کے ساتھ ملا کر کیا عجیب جواب دیا ہے ان کے اس اعتراض کا۔ کہ تمھارے ماننے والے اراذل ہیں۔ کہا کہ جب میں تمھارا محتاج ہی نہیں۔ اور تمھارے مال و دولت کی مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔ تو پھر میرے نزدیک تم مالداروں کی ان غریبوں کے مقابلہ میں۔ جو مجھے ماننے والے ہیں کیا پروا ہو سکتی ہے۔ کہ ان کو دھتکار دوں۔

پھر کہا انھم ملٰقوا ربھم۔ کہ میرے نزدیک تو شریف وہ ہوتا ہے۔ جو خدا کے احکام ماننے والا ہو۔ اور یہ ایسے ہی ہیں۔ اس لئے یہی شریف ہیں۔ یا بادی الرای کے جو یہ معنے کئے ہیں کہ انھوں نے یونہی مانا ہوا ہے۔ وہ اصل منافق ہیں۔ اور دل سے نہیں مانتے۔ اس کا جواب دیا کہ اگر یہ ایسے ہیں۔ تو خدا ان کے دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔ وہ خود ان کو مجھ سے دور کر دیگا۔ میں جو کہ دل کا حال نہیں جانتا انھیں کیوں نکال دوں۔ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اس آیت میں بھی ان کو جواب دیا گیا ہے۔ کہ میں نے کب دعویٰ کیا۔ اور تم کو کہا ہے کہ میرے پاس خزائن اللہ ہیں۔ خزائن اللہ تو کسی انسان کے قبضہ میں ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ غیر محدود ہیں پھر میں نے تمھیں کب کہا ہے۔ کہ میں غیب کا جاننے والا ہوں۔ پھر میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں نے تو نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور وہ انسان ہی ہوا کرتا ہے۔ اور میں ان لوگوں کے متعلق جن کو تم حقیر اور رذیل کہتے ہو۔ یہ نہیں کہتا کہ خدا ان کو خیر نہیں دیگا۔ یعنی یہ کہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے خیر ضرور دی جائیگی۔ لیکن یہ نہیں کہ جھٹ پٹ مل جائے۔ اسی طرح ملیگی جس طرح انبیاء کے ماننے والوں کو ملتی رہی ہے۔

انبیاء کے منکروں کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ جب ان سے کوئی جواب نہ بن پڑے۔ تو کہا کرتے ہیں کہ اچھا ہم پر عذاب لے آؤ۔ حضرت نوح کو بھی انھوں نے یہی کہا کہ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

اے نوح تو ہم سے بہت جھگڑے کر چکا ہے۔ اب فیصلہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ عذاب لے آ جس کا تو نے وعدہ کیا تھا۔ یہ کونسا وعدہ تھا۔ وہی جو کہ انھوں نے نذیر مبین میں کیا تھا۔

رکوع ۴

(۲۹- نومبر ۱۹۱۷ء)

حضرت نوحؑ کے منکروں کی تباہی کی خبر

اس سورہ میں انبیاء کی کامیابی اور ان کے دشمنوں کی ہلاکت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس رکوع میں حضرت نوح کا مقابلہ کرنے والوں کی ہلاکت کا ذکر ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ جب حضرت نوح کو ایک حصہ قوم مان چکا۔ اور دوسرے نے سخت انکار کر دیا۔ تو خدا نے وحی کے ذریعہ ان کو بتا دیا کہ اب یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور تو اپنے افسوس نہ کرنا۔

چونکہ نبی چاہتا ہے کہ لوگ مجھے مان لیں اور ہلاک نہ ہوں۔ اس لئے ان کی ہلاکت کا اسے فطرتاً افسوس ہوتا ہے۔ پھر اسے یہ بھی خیال ہوتا ہے۔ کہ شاید ان میں سے کچھ لوگ مان ہی لیں۔ لیکن اگر سارے کے سارے ہلاک ہو گئے تو پھر کون مانیگا۔ اس لئے خدا نے حضرت نوح کو فرمایا۔ کہ اب ان میں سے کوئی ایسا ہی نہیں جو ایمان لائے۔ اس لئے ان پر کوئی افسوس نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ جبکہ طاعون سخت خطرناک طور پر پھیلی ہوئی تھی مجھے اس مکان سے جہاں حضرت صاحب دعا کیا کرتے تھے نہایت ہی درد سے رونے کی آواز آئی۔ میں نے قریب جاکر دروازہ سے کان لگا کر سنا۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب رو رو کر اس طرح دعا کر رہے ہیں۔ کہ الٰہی بیشک طاعون میری صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ لیکن اگر ساری مخلوق اس سے ہلاک ہو گئی۔ تو پھر مجھے کون مانیگا۔ اور دنیا میں تیرا نام کون لیگا۔ تو انبیاء چونکہ نہایت رحیم کریم ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں ان کے منکروں کا تباہ ہونا ان کی صداقت کی علامت ہوتا ہے وہاں انھیں افسوس بھی ہوتا ہے کہ کاش یہ لوگ تباہ نہ ہوتے۔

کشتی تیار کرنا چونکہ حضرت نوح کی قوم کو پانی کے ذریعہ عذاب دیا جانا تھا اس لئے خدا نے انھیں کشتی بنانے کا حکم دیا۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ کہ ہمارے سامنے کشتی بنا یعنی (۱) ہم کشتی بنانے میں تمھاری حفاظت کریں گے۔ یا (۲) اعین کے معنی جماعت کے بھی ہیں۔ کہ کشتی تیار کر ہماری جماعتوں کی مدد سے۔ وہ جماعتیں کون ہیں۔ (۱) مومن بندے (۲) ملائکہ (۳) وہ طاقتیں جو خدا نے چیزوں میں رکھی ہیں۔

تاریخ کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح عراق میں ہوئے ہیں اور وہاں ایسے نشانات پائے گئے ہیں۔ جن سے

روئداد احمدیہ جلسہ قادیان

منعقدہ ۲۴- نومبر ۱۹۱۷ء
(مرتبہ اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مورخہ ۲۴- نومبر کو نماز ظہر کے بعد جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے قریباً ڈھائی گھنٹہ تک مسجد اقصیٰ میں بزبان پنجابی تقریر فرمائی۔

اس تقریر میں بہت سے دلائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دیئے۔ وفات مسیح کا ذکر بھی تھا۔ لوگ نہایت دلچسپی سے سنتے رہے۔

جلسہ کی غرض

پھر عشاء کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں جلسہ شروع ہوا۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ پریذیڈنٹ تھے۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ کہ اس جلسہ کی غرض جیسا کہ اعلان کیا گیا ہے۔ یہ ہے کہ غیر احمدی مولوی صاحبان نے جو ہمارے سلسلہ پر اعتراضات کئے ہیں۔ ان کا جواب دیا جائے۔ چونکہ ہمیں وہاں موقعہ نہیں دیا گیا۔ اگرچہ اعتراضات کرکے جواب کا فوراً مطالبہ کیا گیا تھا۔ لیکن جب جواب کے لئے کہا گیا کہ ہم حاضر ہیں تو انکار کر دیا گیا اب ان اعتراضوں کے جواب دینے کے لئے یہ جلسہ کیا گیا ہے۔ اور میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب ان تقریروں کے متعلق جو اس جلسہ میں ہونگی۔ سوال کرنا چاہیں گے۔ تو انہیں موقعہ دیا جائیگا۔ اس کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے۔ اپنی تقریر پنجابی زبان میں شروع کی۔ جسے ہم بطور اختصار یہاں درج کرتے ہیں۔

ہمارے لئے خوشی کا دن

مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ اس جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ علماء نے جو اپنے جلسہ میں ہم پر اعتراضات کئے ہیں۔ ان کا جواب دیا جائے۔ مولوی نور احمد صاحب امرتسری نے وہیں ہم سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جواب دو۔ جس پر میں نے کہا کہ بندہ حاضر ہے۔ مگر پریذیڈنٹ صاحب نے اجازت نہ دی ہم تو خوش ہوتے ہیں۔ کہ اگر تہذیب اور شائستگی کے ساتھ اور تحقیق حق کے لئے سلسلہ احمدیہ پر اعتراض کیا جائے۔ اور ہم تو ایسے لوگوں کو خود ڈھونڈا کرتے ہیں اس لحاظ سے غیر احمدی مولویوں کا یہاں جمع ہونا اچھا تھا۔ لیکن انہوں نے محض ہماری دل آزاری کو مدنظر رکھا۔ اور متانت سے اعتراض کرنے کی طرف توجہ نہ کی تاہم ان کا یہاں آنا ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کی ایک پیشگوئی کی صداقت ہمارے مخالفین نے خود ظاہر کی ہے۔ یہ لوگ آئے تو مخالفت کے لئے ہیں۔ مگر کس کی مخالفت کے لئے۔ اسی کی جو آج سے بہت عرصہ پہلے خدا کی طرف سے علم پاکر کہہ چکا ہے۔ یاتون من کل فج عمیق کہ دور دور سے تیرے پاس لوگ آئینگے۔ پس اگرچہ یہ مولوی صاحبان مخالفت کے لئے ہی آئے ہیں۔ مگر اس میں بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک وقت تو وہ تھا جبکہ یہ لوگ دوسروں کو یہاں آنے سے روکتے تھے۔ مگر آج خود چل کر آئے ہیں۔

انکے جلسہ میں ایک مولوی صاحب نے جن کا نام غالباً مولوی امام الدین ہے۔ اور امرتسر کے رہنے والے ہیں ہمارے سلسلہ پر اعتراض کرتے ہوئے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اور حدیث لا نبی بعدی پڑھی۔ اور کہا کہ دین کامل ہو چکا ہے۔ اور حدیث میں آچکا ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس دوران میں انہوں نے تیس دجالوں والی حدیث بھی پیش کی۔ اور کہا اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ اور نبی کریم کی ہتک کرتا ہے

نبی کیوں نہ آئے

افسوس مولوی صاحب نے یہ اعتراض تو کر دیا۔ لیکن یہ نہ سوچا ہم حضرت مسیح موعود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال ظاہر کرنے والا مانتے ہیں۔ اور ہماری تحقیق اور ایمان کی رو سے حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں۔ پس قرآن و حدیث سے جو کچھ ثابت ہو۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس کو تسلیم کرے۔

قرآن شریف کی آیت اکملت لکم دینکم میں جس نعمت کے پورا کرنے کا ذکر ہے۔ وہ وہ نعمت ہے جس کے لئے آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں دعا سکھائی گئی اور نعمت کی تعریف قرآن شریف میں یہ کی گئی ہے۔ و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا (۴-۷۱) اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ منعم علیہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا وہ چار قسم کے ہیں (۱) انبیاء (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین۔ اب اگر مولوی صاحبان سے سوال کیا جائے۔ کہ کیا امت محمدیہ میں صلحا ہوئے ہیں۔ تو جواب دینگے۔ کہ ہوئے ہیں۔ اور آئندہ ہونگے۔ اور اس وقت موجود ہیں پھر پوچھا جائے کیا شہدا ہوئے ہیں۔ تو کہیں گے کہ سبحان اللہ کیوں نہیں۔ ضرور ہوتے ہیں۔ اور پھر پوچھا جائے کہ کیا صدیق ہوئے ہیں۔ تو جواب ملیگا کہ بیشک ہوتے ہیں۔ اور حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نام بھی لے دیں گے۔ لیکن پھر ان سے پوچھا جائیگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے جب یہ تین درجے امت محمدیہ کے افراد کو حاصل ہوئے ہیں۔ یعنی ان میں صلحا بھی ہوئے شہداء بھی ہوئے۔ صدیق بھی ہوئے۔ تو کیا وجہ ہے سب سے بڑا درجہ جو حضرت کی اتباع کا تھا یا گیا ہے وہ حاصل نہ ہو۔ یعنی کوئی نبی نہ بن سکے۔

سلسلہ محمدیہ اور موسویہ کی مماثلت

پھر دیکھئے سورہ مزمل میں اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ کا مثیل قرار دیا ہے۔ اور چھٹے پارہ میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو خدا کی نعمتیں یاد کرائیں۔ اور کہا اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ کہ تم اللہ کی نعمت یاد کرو کہ اس نے تم میں نبی اور بادشاہ بنائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس قوم

کو وہ انعام دیئے گئے۔ (۱) نبوت (۲) سلطنت۔
اور سورہ نور میں اُمت محمدیہ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ
وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی
الارض کما استخلف الذین من قبلہم
کہ تم میں مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ
ضرور خلیفہ بنائیگا۔ اور اسی طرح بنائیگا جس طرح تم
سے پہلوں کو بنایا تھا۔

اب سوال ہوتا ہے کہ کب بنائیگا۔ اس کے
لئے رسول کریم نے حدیث میں فرمایا ہے۔ علیکم
بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المہدیین
جب تک میں زندہ ہوں۔ میری اتباع میں کام کرو
جب میں نہیں رہونگا تو میرے خلفاء راشدین۔ اور
مہدیین کی اتباع کرنا۔ خلافت راشدہ کی مدت بتادی
جو حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی
رضوان اللہ علیہم کا عہد خلافت ہے۔ اس کے بعد
کے زمانہ کے لئے ابوداؤد میں ایک حدیث ہے
کہ ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہونگے۔ ان تمام
باتوں سے ثابت ہوا کہ وہ لوگ جو آئیں گے وہ اسلام
کو منسوخ کرنے نہیں آئیں گے۔ بلکہ اس کی تجدید کے
لئے آئیں گے۔ جیسے بہار۔ جب خزاں کے بعد آتی ہے
تو یہ نہیں ہوتا کہ باغ کے تمام درختوں کو اکھیڑ دیا جاتا
ہے بلکہ انہیں درختوں میں پھول پتے پیدا ہو جاتے
ہیں۔ اسی طرح مجدد بھی دین اسلام کو ہی سرسبز کرنے
کے لئے آئیں گے۔ نبی بھی مجدد ہوتے ہیں۔ مگر ہر مجدد
نبی نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجدد تھے۔
اور اس میں نبی کریم کی ہتک نہیں۔ اور مسیح اور مہدی کے متعلق
احادیث سے ثابت ہے کہ ایک ہی وجود ہے۔ اور
مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اس لئے مسیح موعود سے
پہلے مجددین کانبیاء بنی اسرائیل تھے۔ اور صرف
خاص خاص طبقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر حضرت
مسیح موعود کو نبی قرار دیکر تمام دنیا کے لئے مبعوث فرمایا۔
اور جس طرح ہر ایک چاند بدر نہیں ہوتا۔ صرف چودھویں
کا چاند ہی بدر ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر صدی کا مجدد نبی
نہیں تھا۔ بلکہ چودھویں صدی کے مجدد کو نبی کہا گیا۔

لانبی بعدی کے متعلق مولوی عبدالحق صاحب
ابوتراب اور مولوی امام الدین صاحب نے بہت
زور دیا۔ لیکن اگر وہ اس ساری حدیث کو دیکھتے
تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔
یہ حضرت علی کے متعلق ایک خاص موقعہ پر فرمائی گئی
ہے۔ کہ علی مجھ سے ایسا ہی تعلق رکھتا ہے۔ جیسا
ہارون موسیٰ سے۔ لیکن اے علی ہارون تو موسیٰ کی
غیبت کے زمانہ میں نبی تھا۔ مگر تو نبی نہیں۔ بات
صاف تھی مگر اس کو کیا سے کیا بنایا گیا۔

مولوی صاحبان نے تیس دجالوں والی حدیث
بھی بیان کی۔ مگر افسوس انہوں نے اتنا غور نہ کیا
کہ اُمت محمدیہ بھی خیر امتہ ہے کہ موسیٰ کی اُمت
میں تو نبی پر نبی آئے۔ لیکن یہ اُمت جب بگڑے
تو اس کی خوش قسمتی سے دجال ہی دجال اس میں
پیدا ہوں۔ اور کوئی ایک بھی نبی نہ ہو۔

خاتم کے معنی

خاتم النبیین پر بھی بہت
زور دیا گیا ہے۔ لیکن سوال
یہ ہے کہ خاتم کے معنی کیا ہیں۔ اس کے معنی مُہر ہیں
اور مُہر اسم آلہ ہے۔ یہ تو اس کا مطلب ہے نہیں
کہ آپ کوئی انگوٹھی تھے جو نبی پہنا کرتے تھے۔ بلکہ اس
کا مطلب یہ ہے کہ کامختم بہ مُہر ہمیشہ تصدیق کے
لئے لگائی جاتی ہے۔ یہی درجہ قرآن سے آنحضرت
صلعم کا دوسری جگہ ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ آیا ہے
مصدق لما معھم دنیا میں بہت سے نبی
ہوئے۔ مگر جن کی تصدیق آپ کے الہام سے ہوتی
ہے ہم ان کو ہی نام بنام نبی مانتے ہیں۔

تہتروان فرقہ ناجی

حکیم مولوی عبدالحق
صاحب نے ۷۳ فرقوں
کا بھی ذکر کیا کہ رسول کریم نے فرمایا ہے۔ میری اُمت
میں ۷۳ فرقے ہو جائیں گے۔ ان میں ۷۲ ناری ہونگے
اور ایک بہشتی ہوگا۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کی تعیین
مشکل نہیں۔ کیونکہ ۷۲ فرقے ناری نہیں ثابت ہوئے
جب تک کہ تہترواں فرقہ نہیں پیدا ہو گیا۔ اور
تہترواں فرقہ مسیح موعود کے ذریعہ پیدا ہوا ہے۔

کیونکہ یہی ایک فرقہ ہے جس کے مقابلہ میں سارے
فرقے اکٹھے ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام
فرقوں کا مل کر اس ایک فرقہ کا مقابلہ کرنا ثبوت ہے
اس بات کا کہ وہ سارے ایک ہی رنگ کے ہیں ہاں
مسیح موعود کے فرقہ کو وہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس
لئے اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ناجی
خدا کے فضل سے ہم ہیں۔

مولوی ثناء اللہ کا قصہ

سب کے بعد مولوی ثناء اللہ
صاحب کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے وہ مضمون پیش
کیا۔ جس کو آخری فیصلہ کہا جاتا ہے۔ آپ نے بہت
زور دیا کہ میں صادق ہوں۔ کیونکہ میں زندہ ہوں۔
اور مرزا صاحب صادق نہیں کیونکہ وہ مجھ سے پہلے
فوت ہو گئے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اگر مولوی صاحب
صادق ہیں۔ تو وہ کونسی برکات ہیں۔ جن کے وہ جاذب
ہو رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کو کوئی برکات نہیں دیگئیں
احمدیوں نے ان کو صادق تسلیم نہیں کرلیا۔ ان کی وجہ سے سلسلہ
احمدیہ کی ترقی رک نہیں گئی۔ اگر مرزا صاحب صادق نہیں
تھے۔ تو چاہئے تھا کہ لوگ ان کو چھوڑ دیتے۔ ان کا سلسلہ
مٹ جاتا اور لوگ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ ہو جاتے۔ لیکن
دنیا دیکھ رہی ہے کہ برخلاف اس کے آپ کا سلسلہ
شب و روز ترقی کر رہا ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں آتا
جس میں اضافہ اور ترقی نہ ہو۔ پھر حضرت مرزا صاحب
کی صداقت تو مولوی صاحب اور ان کے دوسرے
ہمنوا مولوی صاحبان نے یہاں آکر خود ظاہر کر دی ہے
کیونکہ حضرت صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے
جو یہ تھی کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔
کیا یہ حقیقت نہیں کہ مولوی صاحبان حضرت مرزا صاحب
کی خاطر ہی آئے ہیں۔

آخری فیصلہ کے متعلق میں صرف ایک بات بیان
کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ
والسلام نے اپنی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۷ پر تحریر
فرمایا ہے۔ کہ عنقریب مولوی ثناء اللہ کے ذریعے
میرے تین نشان ظاہر ہونگے۔ جن میں سے ایک

یہ ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ اس بات کو قبول کرے۔ کہ صادق کی زندگی میں کاذب مرتا ہے۔ تو ضرور وہ مجھ سے پہلے مریگا۔ جب یہ مضمون شائع ہوا تو مولوی صاحب نے بجائے اس کو قبول کرنے کے اس پر ۲۶ - اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں لکھا کہ یہ طریق فیصلہ مجھ کو منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔ اور یہ بھی لکھا کہ آپ کا یہ خیال کہ صادق کی زندگی میں کاذب مرتا ہے۔ قرآن کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ شریروں اور بدکاروں کی عمر دراز کی جاتی ہے۔

اب غور کرو جب مولوی صاحب نے اس طریق فیصلہ کو منظور ہی نہیں کیا۔ بلکہ اپنی طرف سے ایک اور طریق پیش کیا۔ تو اگر اس کے مطابق فیصلہ ہوتا۔ تو کیا لوگ اس کو مان لیتے۔ ہرگز نہیں کیونکہ وہ کہہ سکتے تھے کہ مولوی ثناء اللہ نے تو اس طریق کو منظور ہی نہیں کیا تھا۔ اور قرآن کریم کے خلاف بتا دیا تھا پھر صاف طور پر یہ بھی لکھ دیا تھا کہ جھوٹے اور کذاب کو تو یا دہ مہلت دی جاتی ہے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دی گئی۔ یہی وجہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے اس طریق پر فیصلہ نہ کیا۔ بلکہ جو طریق مولوی صاحب نے پیش کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا۔ یعنی مرزا صاحب کو وفات دیکر سچا اور مولوی صاحب کو زندہ رکھ کر جھوٹا ثابت کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے خود اس طریق کو پیش کیا تھا۔ اب کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مولوی صاحب اس فیصلہ کو اپنی صداقت قرار دیتے ہوئے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

مولوی ثناء اللہ کو خطاب

مولوی صاحب کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ غیر احمدی مولویوں کی آج کی تقریریں ہم لوگوں نے سنی ہیں۔ ان میں آخری تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تھی۔ آپ کی تقریر جس کامیابی کے ساتھ ہوئی۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ان کے ایک شخص نے کہا "دیکھا چھا کیسا نکلا" ہمیں اس سے بحث نہیں کوئی کیا کہتا ہے۔ لیکن مولوی صاحب کی شان اس سے بڑی ہے۔ کہ ان کے ہی لوگ انھیں ایسے خطاب دیں۔ تاہم ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ان کے لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریر سے متاثر ہو کر اس قسم کے الفاظ آپ کی شان میں کہے۔ جو قابل افسوس ہیں۔

مولوی صاحب کے مسلمات سے حضرت صاحب کی صداقت

قبل اس کے کہ میں اصل مضمون شروع کروں مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر ثنائی کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تفسیر میں ایک مقدمہ لکھا ہے۔ اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کے جو دلائل دیئے ہیں۔ ان میں ایک دلیل اہل کتاب کو یہ دی ہے۔ کہ کتب آسمانی تورات و قرآن سے ثابت ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل نہیں ہوئے۔ اس لئے آپ سچے نبی تھے۔ اب ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب قتل ہوئے ہرگز نہیں۔ لہٰذا مولوی ثناء اللہ صاحب کے بیان کردہ معیار کی رو سے حضرت مرزا صاحب صادق ثابت ہوئے۔

مولوی ثناء اللہ کبھی حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں نہیں آیا

اب میں اصل بات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں مولوی صاحب اس مضمون کے متعلق کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی طرف سے آخری فیصلہ والا اشتہار شائع ہوا حالانکہ حضرت صاحب نے اس اشتہار کا نام آخری فیصلہ رکھا ہی نہیں۔ میرے پاس حضرت مسیح موعود کے ہاتھ کا لکھا ہوا اصل مسودہ موجود ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب یا اور کوئی غیر احمدی دیکھنا چاہے تو میں اس وقت دکھا سکتا ہوں۔ اس کا یہ عنوان حضرت مرزا صاحب نے نہیں رکھا۔ بلکہ مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے قلم سے لکھا ہے۔ چونکہ اخبار میں جب کوئی مضمون شائع ہوتا ہے۔ تو اس کا کوئی نہ کوئی عنوان ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے انھوں نے بطور خود یہ عنوان مقرر کر دیا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو حضرت صاحب نے کئی دفعہ مباہلہ کے لئے بلایا۔ مگر وہ کبھی مقابلہ پر نہیں آئے ... حضرت اقدس نے جب کتاب انجام آتھم شائع کی جس میں ایک رسالہ بنام "دعوت قوم" بھی ہے۔ اس میں بہت سے مولویوں اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کے لئے بلایا جن میں مولوی ثناء اللہ بھی تھے۔ لیکن آپ مقابلہ پر نہ آئے۔ پھر متعدد دفعہ مولوی صاحب کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر انھوں نے ہمیشہ انکار ہی کیا۔ اعجاز احمدی میں حضرت اقدس نے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ میری تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے قادیان میں نہیں آئیگا۔ چنانچہ آپ اس غرض کے لئے نہیں آئے۔

مولوی ثناء اللہ کے عذرات

وہ مضمون جو مولوی ثناء اللہ پیش کرتے ہیں۔ جب شائع ہوا تو ۲۶ - اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اور جسے ہم نے بڑی مشکل سے حاصل کیا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب سے قیمتاً مانگتے تھے۔ اور منہ مانگی قیمت دینے کے لئے تیار تھے۔ مگر وہ صاف انکار کر دیتے تھے۔ خیر اس پرچہ میں انھوں نے لکھا۔ کہ یہ طریق فیصلہ مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے قبول کر سکتا ہے اور یہ کہ مفسد لوگوں کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اور مرقع قادیانی میں لکھا کہ پہلے مرنا جھوٹے ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ اور مسیلمہ کذاب زندہ رہا۔

اب غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس مقابلہ اور اس دعا سے کیا غرض تھی؟ کیا مرزا صاحب احمدیوں کو اپنی صداقت کا یقین دلانا چاہتے تھے۔ نہیں۔ کیونکہ احمدی تو آپ کو پہلے ہی صادق مانتے تھے۔ بلکہ ثناء اللہ کے متبعین کو اور ان لوگوں کو جو احمدی نہیں تھے۔ اپنی صداقت کا یقین دلانا مقصود تھا۔ اور وہ اسی طریق سے ہو سکتا تھا۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کو منظور تھا۔

اور دیکھئے اخبار وطن مورخہ ۲۶ - اپریل ۱۹۰۷ء میں مولوی صاحب نے لکھا تھا۔ کہ مرزا صاحب کو اپنی

صداقت کا ایسا نشان دکھانا چاہئے۔ جو مجھ پر حجت ہو۔ اگر میں مر گیا تو مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ حضرت تو اس امر کی ہے۔ کہ میں زندہ بھی رہوں اور آپ کی صداقت کا نشان دیکھوں۔

اس اشتہار سے غرض

اب جبکہ مقصود بالذات حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا غیر احمدیوں پر ظاہر ہونا تھا۔ اور ان کی طرف سے جو مد مقابل آیا تھا۔ وہ اس طریق کو منظور نہیں کرتا۔ جو حضرت مرزا صاحب نے پیش کیا تھا۔ تو ضرورت تھی کہ فیصلہ میں اس طریق کو مد نظر رکھا جائے جس سے مولوی ثناء اللہ صاحب پر حجت تمام ہو۔ چنانچہ مولوی صاحب نے جس طریق کو پسند کیا تھا اسی سے ان کے متعلق فیصلہ ہوا۔ انھوں نے کہا تھا۔ کہ آنحضرت صلعم فوت ہو گئے۔ اور مسیلمہ کذاب زندہ رہا۔ لہذا پہلے فوت ہونا جھوٹے کی علامت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کو فوت کر دیا۔ اور مولوی ثناء اللہ کو زندہ رکھا۔ جس سے حضرت صاحب کا مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونا۔ اور مولوی ثناء اللہ کا مثیل مسیلمہ ہونا ثابت ہو گیا۔

مولوی صاحب کا ایک مغالطہ

مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کو اپنی اس دعا کے قبول ہونیکا علم خدا کی طرف سے حاصل ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ ۲۵۔ اپریل کے بدر کی ڈائری کو پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ مولوی صاحب کا ایک مغالطہ ہے۔ کیونکہ ۲۵۔ اپریل کے بدر میں ۱۴۔ اپریل کی ڈائری درج ہے۔ اور الہام اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۱۴۔ اپریل کو ہوا۔ اس لئے اس کا اس مضمون کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ جو ۱۵۔ اپریل کو لکھا گیا۔ باقی رہا یہ امر کہ اس ڈائری کا تعلق کس بات سے ہے۔ سو یہ ظاہر ہے کہ حقیقۃ الوحی سے۔ کیونکہ اس میں جھوٹے کے سچے کے مقابلہ میں آنے کی صورت میں پہلے فوت ہونے کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل

المعرض مولوی صاحب نے [illegible] پیش کیا اس کی رو سے خدا نے حضرت مسیح موعود کو وفات دیکر سچا۔ اور مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کر دیا اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو زندہ رکھ کر ان کے معیار کے مطابق مکذبین آیات اللہ کا سا سلوک کر کے مسیلمہ کا مثیل ثابت کر دیا۔

سوال و جواب

جناب میر صاحب کی جب تقریر ختم ہو چکی۔ تو پریذیڈنٹ صاحب کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا کہ الحمد للہ تقریریں نہایت امن کے ساتھ ختم ہو گئیں۔ جن صاحب کو مولوی صاحب یا میر صاحب کی تقریر کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو کریں۔ ہماری طرف سے جواب دیا جائیگا۔ اس پر بہت دیر تک انتظار کرنا پڑا۔ کہ مخالف علماء میں سے کب کوئی اٹھتے ہیں۔ آخر ایک صاحب کھڑے ہوئے۔ اور مولوی ہونے سے انکار کرتے ہوئے کہا۔ میر صاحب نے کہا ہے کہ یہ اشتہار خدا کی طرف سے الہام پاکر نہ تھا۔ بلکہ ایک دعا تھی۔ جو مرزا صاحب نے کی کہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کر۔ میں کہتا ہوں خدا نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ مرزا صاحب کو موت دیدی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو زندہ رکھا۔ پس ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ سچا نہ تھا۔ مرزا صاحب مامور تھے۔ ان کی دعا قبول ہونی چاہئے۔ مگر احمدی کہتے ہیں۔ کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوئی۔

میر صاحب نے کہا کہ میرے دوست نے میری تقریر کو توجہ سے نہیں سنا۔ کوئی احمدی یہ نہیں کہتا کہ حضرت صاحب کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی دعا ضرور قبول ہوئی۔ جو کہ صدق اور کذب میں فیصلہ کے متعلق تھی۔ خدا تعالےٰ کے سامنے مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ مولوی ثناء اللہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ اس میں اور مجھ میں فیصلہ فرما۔ مولوی صاحب نے جواب دعوے میں کہا۔ کہ مدعی جس طرح کہتا ہے۔ وہ طریق مجھے منظور نہیں۔ ہاں اگر اس طرح فیصلہ ہو جس طرح کہ پہلے ہوتا رہا ہے کہ سچے مر گئے۔ اور جھوٹے زندہ رہے۔ تو یہ فیصلہ درست ہوگا۔ چنانچہ خدا نے مولوی صاحب کے مسلمہ اصل ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کے مطابق حضرت مرزا صاحب کو تو فوت کر دیا۔ اور مولوی صاحب کو زندہ رکھا۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ مرزا صاحب سچے۔ اور مولوی ثناء اللہ جھوٹے ہیں۔ پس چونکہ صدق اور کذب کا ظاہر ہونا ہی مرزا صاحب کی دعا کا مقصد تھا۔ نہ صرف موت و حیات۔ اس لئے جس طرح حضرت مرزا صاحب کا صدق۔ اور مولوی ثناء اللہ کا کذب ظاہر ہو سکتا تھا۔ خدا نے اسی طرح کر دیا۔ اگر اس طرح نہ کیا جاتا تو مولوی ثناء اللہ کے طرفدار کہدیتے کہ وہ تو پہلے ہی اس معیار کو سچا نہیں تسلیم کرتا تھا۔ اگر مرزا صاحب سے پہلے مر بھی گیا۔ تو کیا ہوا۔

اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

غیر مبائعین اور جماعت احمدیہ کی قائمقامی

کسی دوسری جگہ غیر مبائعین کے ایڈریس پر پیسہ اخبار کی رائے درج کی گئی ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب نے ان کے جماعت احمدیہ کا قائم مقام ہونے پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔ واقعہ میں یہ تعجب کی بات ہے اور ان کا اپنے آپ کو تمام جماعت احمدیہ کا قائم مقام قرار دینا ایک ایسی جرأت بے جا اور فعل ناسزا ہے۔ جس کے ارتکاب کی انہیں لوگوں سے توقع ہو سکتی ہے۔ جنھیں اپنے اقوال کا بھی کچھ پاس اور لحاظ نہیں ہوتا۔ چنانچہ ابھی چند ہی ماہ ہوئے۔ جبکہ الفضل میں ایک مضمون بعنوان "اسلام کثرت افراد کو کسی مذہب کی صداقت کی دلیل نہیں سمجھتا" لکھا گیا۔ تو اسے ایک غلط پیرایہ میں پیش کرتے ہوئے پیغام صلح میں ہم سے سوال کیا گیا تھا۔ کہ "مدیر الفضل اپنے پیر اور تمام جماعت محمودیہ کو کن لوگوں میں سمجھتا ہے۔ آیا۔ اس کے نزدیک میاں صاحب بھی انھیں دوسری قوموں میں شامل ہیں۔ جو بخلاف اسلام کثرت کو اپنی صداقت کی دلیل ٹھیرلتے ہیں" علاوہ ازیں اس مضمون کے متعلق یہ بھی لکھا گیا تھا۔ کہ اس میں بیہودہ آیات بھی لکھی ہیں۔ جو ہم کبھی ان کی دلیل کثرت کے جواب میں پیش کیا کرتے تھے۔"

ان دونوں حوالوں سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ غیر مبائعین ہماری تعداد کو اپنی نسبت بہت زیادہ سمجھتے

کھلی چٹھی

بنام

خواتین سلسلہ عالیہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اس مبارک اور مقدس وجود حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقرر کردہ جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ اور صرف بیس پچیس دن ہی باقی رہ گئے ہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ زنانہ جلسہ کو جو کہ ہمارے ہاں۔ یعنی حضرت مسیح موعود کے پاک مکان میں ہوتا ہے۔ گذشتہ جلسوں سے زیادہ رونق دی جاوے اور باہر کی مخلص مستورات جو محض دین حاصل کرنے کی غرض سے دور دراز کے سفروں کی تکالیف برداشت کر کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے قادیان آتی ہیں ان کے لئے کوئی مناسب انتظام ہو۔ قادیان کی خواتین اور باہر کی مہمان عورتیں مل ملا کر تقریباً ایک ہزار جلسہ میں شامل ہوتی ہیں۔ اور وہ سب کی سب شوق بھی رکھتی ہیں۔ کہ ہمیں کچھ سنایا جاوے۔ مگر اب تک کچھ مناسب انتظام نہیں ہوا۔ اس سال کوشش کیجاویگی کہ مستورات کے جلسہ کا خاص انتظام کیا جاوے۔ اور مضامین اور تقاریر وغیرہ کا باقاعدہ پروگرام بنایا جاویگا جو انشاء اللہ تعالیٰ الفضل میں شائع کر دیا جاویگا۔

پس میں آج اس عام خط کے ذریعہ تمام احمدی مستورات کو آگاہ کرتی ہوں۔ کہ جہاں تک ہوسکے۔ وہ قادیان آنے کی کوشش فرماویں تاکہ ان کو بھی حضرت احمد علیہ السلام کے بیشمار فیوض سے حصہ ملے۔ اس کے علاوہ دوسری گذارش یہ ہے کہ مفید مشوروں اور مضمونوں سے بھی انتظامیہ کمیٹی کو مشکور فرمایا جاوے۔ پس بہنوں کی خدمت میں التجا ہے کہ سلسلہ کے متعلق عام فہم اور مفید مضامین لکھ کر بہت جلدی میری معرفت استانی صاحبہ اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیان کے نام بھیج دیں۔ بزبان خواتین کے لئے جو اُردو نہیں جانتیں۔ پنجابی تقریر اگر کسی بہن سے ہوسکے تو اطلاع دیں۔ احسان ہوگا۔ اطلاع کا خط نیز کل مضامین ۱۵۔ دسمبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ تا اس عرصہ میں مناسب اصلاح اور پروگرام وغیرہ تیار ہو سکے۔ مضمون صاف۔ لکھے ہوئے ہوں۔ اور نصف صفحہ کاغذ پر ہوں۔ جو بہن مضمون بھیجیں گی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کے موقعہ پر اُن کا نام لے کر یا جیسی ان کی خواہش ہوگی مضمون سنا دیا جاوے گا۔ اور جو خود سنانا چاہیں گی۔ وہ اپنے اپنے مضامین خود آکر سنائینگی۔

جو بہنیں اس عرصہ میں یعنی ۱۵۔ دسمبر تک مضمون نہ بھیج سکیں۔ وہ خط کے ذریعہ اطلاع دیں۔ تاکہ جلسہ پر اُن کا اور اُن کے مضمون کا انتظار کیا جاوے۔ چھوٹی بچیوں کے مضامین بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جاویں گے۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اس تحریک کے ہمارے دو مقصد ہیں۔ اول یہ کہ عورتوں میں مضمون لکھنے کا شوق پیدا ہو۔ دوسرے یہ کہ سعید روحوں کو فائدہ پہنچے گیا میں اپنی بہنوں سے اُمید رکھوں کہ وہ اس التجا کی طرف جو انہیں کے فائدہ کے لئے کی گئی ہے پوری توجہ دیکر عند اللہ ماجور ہونگی۔ والسلام

ضروری نوٹ۔ اگر خاوند باپ یا بھائی وغیرہ رشتہ دار مضمون لکھنے میں امداد دیں تو بہتر ہے۔

دعاگو امۃ الحی بنت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

فہرست اشیا معہ قیمت

جو گذشتہ سال جلسہ پر خرچ ہوئیں

جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۱۶ء میں اشیاء کا خرچ مندرجہ ذیل ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کے بعض فدایان نے اپنی طرف سے اکثر اشیاء مفت جلسہ کے لئے دی تھیں۔ اُن صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے گذشتہ سال کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ سال حال بھی فراخدلی سے اشیاء یا اُن کی قیمت میں حصہ لیکر اجر عظیم حاصل فرمائیں گے۔

نام شے	وزن	نرخ	قیمت	
آرد گندم	۵۸۲ من [illegible]	۱۰/	[illegible]	
دال ماش	[illegible]	۷/	[illegible]	
دال نخود	[illegible]	۱۰/	[illegible]	
چاول باریک	منواں	۴/	[illegible]	
چاول موٹے	"	۶/	[illegible]	
گھی	[illegible]	۱۲ چھٹانک	[illegible]	
گوشت			[illegible]	
سبزی			[illegible]	
پیاز			[illegible]	
لہسن			[illegible]	
ہلدی			[illegible]	
مرچ سرخ			[illegible]	
دھنیا			[illegible]	
ادرک	منوالہ		[illegible]	
گرم مصالحہ			[illegible]	
اینڈھن			[illegible]	چار سو من ایک دوست
نمک			[illegible]	نے مدد دی تھی۔
تنور	۱۵	[illegible]	[illegible]	اس سال ہزار من
ظروف			[illegible]	مفت دی ہے۔
کھوپی پرال			[illegible]	
تیل مٹی			[illegible]	
میزان			[illegible]	

دو ہزار نو سو ستر روپے ساڑھے تیرہ آنے اجناس وغیرہ پر خرچ ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں [illegible] متفرق مدات پر مثلاً استقبال مہمانان سامان روشنی۔ آبرسانی صفائی وغیرہ وغیرہ پر خرچ ہوا تھا۔ کل [illegible] خرچ ہوا اگر اس سال بمقابلہ سال گذشتہ کے اشیاء کی گرانی ہے اس لئے ساڑھے چار ہزار کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ دوستوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ دوست اس کار خیر میں حصہ لیں۔

سکرٹری جلسہ مرزا شریف احمد

ہنگامۂ یورپ

حالات اٹلی

شدید لڑائی لندن ۲۷ نومبر۔ برنٹا اور پیاو کے درمیان لڑائی نہایت ہی شدید ہو رہی ہے۔ دشمن پہاڑوں میں تین اہم مقامات پر حملہ کر رہا ہے۔ ماؤنٹ تمبہ کی چوٹی پر دشمن قابض ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے عقب میں اطالویوں نے جو استحکامات تعمیر کئے ہیں۔ وہ ان کی آڑ میں پرزور مدافعت کرتے ہیں۔ گو دشمن نے کچھ نہ کچھ پیشقدمی کی ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی اطالوی اپنے مقامات پر قائم ہیں۔ اور اس عرصہ میں برطانوی فرانسیسی امدادی فوجیں برابر پہنچ رہی ہیں۔

تمام اطالوی محاذ پر دو طرفہ گولہ باری لندن ۲۹ نومبر

ایک اطالوی کمیونیک مظہر ہے کہ۔ تمام محاذ جنگ پر دو طرفہ گولہ باری ہوتی رہی۔ دریائے پیاو کے نشیبی حصہ میں ہماری باتریوں نے دشمن کی کشتیوں پر تباہ کن گولہ باری کی۔ سینڈاڑ چوسا اور البانیا کے سنگم پر ہم نے دشمن کے حملوں کو سختی سے سترد کیا۔

اٹلی کے مقبوضہ علاقہ کی پیداوار لندن ۲۹ نومبر ایمسٹرڈم

کا تار مظہر ہے کہ ویانا میں بہت جلد ایک کانفرنس اس غرض سے منعقد کی جائیگی۔ کہ اٹلی میں مقبوضہ علاقہ کے پھلوں وغیرہ کی پیداوار جرمنی اور آسٹریا میں استعمال کی جائے۔

حالات روس

صلح کے متعلق جرمنی کا رویہ پیٹروگراڈ ۲۹ نومبر پیٹروگراڈ کے منتظمان شہر اعلان کرتے ہیں۔ کہ جرمنوں نے بالشویک وفد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ صرف قومی جماعت سے صلح کی گفتگو کریں گے۔ جرمنی صلح کی گفت و شنید کی ابتدا کرنے میں ابتدائی شرط یہ لگاتا ہے کہ روسی افواج ۱۰۰ کیلو میٹر اس سے بھی پیچھے ہٹ جائیں۔ جہاں وہ اس وقت موجود ہیں۔

قومی جماعت کا انتخاب لندن ۲۹ نومبر۔ رائٹر کا نامہ نگار متعینہ پیٹروگراڈ مظہر ہے ۱۹۴ اضلاع میں سے ۲۱ میں میکسی ملسٹوں کو ۲۲۰۰۰ ووٹ کیڈٹ کو ۱۷۰۰۰ ووٹ۔ اور اشتراکی انقلاب پسندوں کو ۸۰۰۰ ووٹ حاصل ہوئے ہیں۔

سابق وزرا کی گرفتاری لندن ۲۹ نومبر پیٹروگراڈ سے کل کا ایک پیغام بنام ٹائمز مظہر ہے کہ عارضی حکومت کے قریباً تمام وزرا بجز موسیو کرنسکی کے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

اتحادیوں کی طرف سے اعتراض لندن ۳۰ نومبر۔ ٹائمز کے نام پیٹروگراڈ کی ۲۴ نومبر کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ برطانیہ عظمیٰ۔ رومانیہ۔ اطالیہ۔ جاپان۔ فرانس۔ اور سرویا کے فوجی نمایندوں نے اسکوک اخبارات کے اعلان کے بموجب ۲۳ نومبر کو جرنیل دکھونین کو ایک یادداشت بھیجی تھی جس میں اس معاہدہ کی خلاف ورزی پر پرزور صدائے احتجاج بلند کی گئی تھی۔ جس کی رو سے اتحادی جداگانہ صلح نہ کرنے کے پابند تھے۔ اس میں یہ بھی جتایا گیا تھا کہ روس کی طرف سے یہ خلاف ورزی نہایت اہم نتائج پیدا کرے گی

محاذ فرانس و بلجیم

جرمن کمک لندن ۱۷ نومبر کیمبرے کے گرد کی لڑائی میں۔ کیچڑ۔ کلدار توپوں کے فیر۔ اور جرمنوں کی مزید کمک اس وقت بڑے پہلو ہیں۔ کل صبح سے زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ اور دشمن اپنے بعض نہایت اہم مواقع کو واپس لینے کی جان توڑ کوشش کر رہا ہے۔ زمین جرمن لاشوں سے پٹی ہوئی ہے۔ اپنے پہلے فرار کے بعد دشمن کمال تیزی کے ساتھ سپاہی اور توپیں ہر ایک راستہ سے

ہندوستان کی خبریں

ایک روپے کے نوٹ یکم دسمبر سے ہندوستان میں ایک روپیہ کے نوٹ جاری ہو گئے ہیں۔

لاٹصاحب پنجاب کی توسیع میعاد دہلی سے ۲۸ نومبر کو اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حضور شہنشاہ معظم کی منظوری سے ہز آنر سر مائیکل اوڈائر لفٹنٹ گورنر پنجاب کے عہدہ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

ایک یورپین افسر کے خلاف رشوت ستانی کا مقدمہ ۲۸ نومبر صبح دس بجے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ لفٹنٹ کرنل اے۔ اے۔ ارون کے روبرو۔ مسٹر ایم۔ جی ینگ ای۔ اے۔ سی جھنگ کے خلاف زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند رشوت ستانی کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ ملزم کے خلاف الزام یہ ہے کہ جب وہ لدھیانہ میں ای۔ اے۔ سی تھا۔ تو اس نے تین مقدمات میں رشوت حاصل کی۔

ایک عورت کے سات بچے ریاست پٹیالہ کے موضع ... میں چند یوم گذرے۔ ایک زمیندار کے گھر میں ایک ہی وقت میں سات لڑکے پیدا ہوئے۔ جن میں سے ۴ تو بالکل اصلی لڑکے تھے۔ باقی تین کے اعضا ابھی پورے طور پر نہیں بنے تھے۔ یہ سب کے سب ایک گھنٹہ زندہ رہنے کے بعد مر گئے۔

جناب وزیر ہند کا دورہ ۲۹ نومبر کی سہ پہر کو صاحب وزیر ہند اور ہز اکسلنسی وائسرائے بذریعہ اسپیشل ٹرین دہلی سے کلکتہ روانہ ہو گئے۔ وہاں پر قیام ۱۱ دسمبر تک رہیگا۔ اور پھر آپ مدراس و بمبئی۔ دو بولائی جائیں گے۔ اور ۴ جنوری کی صبح۔ دہلی واپس آ جائیں گے۔ ہر مقام میں آپ کا داخلہ اور روانگی

باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر (۴ ۸ ۴) ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل سے شائع ہوا